کیا فرماتے ہیں علماءِ دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص عذاب قبر کی فلم بناتا ہے اور شائع کرتا ہے یا یوسفؑ یا ابرہیمؑ و اسمٰعیلؑ کی فلموں کو شائع کرتا ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں حکم شرعی کیا ہے؟

الجواب

یہ امر مسلم ہے کہ مقام نبوت ایک بحر بے پایاں ہے اور جو آدمی اس کی گستاخی کرتا ہے وہ مرتد و کافر ہے جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے ساتھ خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے ایمان والو! تم نبی پاک ﷺ کو راعنا نہ کہو بلکہ انظرنا کہو تو اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو راعنا کہنے سے منع فرمادیا کیونکہ اس میں گستاخی کا شبہ تھا اور جہاں کہیں گستاخی کا شبہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے گستاخی کے شبہ سے بھی منع فرمادیا۔ جو عین گستاخی ہے اس سے تو بطریق اولیٰ منع کیا جائیگا بلکہ فقہا کرام نے کدو شریف کی گستاخی کرے والوں کو کافر کہا ہے کیونکہ کدو شریف (سبزی) ہے جو نبی پاک ﷺ کی پسندیدہ غذا تھی جب ایک پسندیدہ غذا کی شان یہ ہے کہ اس کی گستاخی کرنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے تو جو انبیاء علیہم السلام صریح گستاخیاں کرتا ہے وہ بطریق اولی کافر و مرتد ہے ان فلموں میں شروع سے لے کر آخر تک کفریات ہی کفریات ہیں میں ان میں سے چیدہ چیدہ چیزوں کو ذکر کرتا ہوں۔

۱۔ غیر نبی کو نبی کہنا

۲۔ نبوت کا جھوٹا دعوٰی کرنا

۳۔ مقام نبوت کو لھو و لعب کے طور پر استعمال کرنا

۴۔ نبی کی صورت بنانا

۵۔ نبی کو ایسے بدصورت انداز میں پیش کرنا جیسا کہ ہمارے معاشرے کے قصاب اور فلمی ایکٹر ہیں۔ حالانکہ کوئی نبی بھی بدصورت نہیں ہوتا

۶۔ فرشتوں کی شکلیں بنانا

۷۔ عالم برزخ کے پوشیدہ حجابوں کو جھوٹے طریقے سے ظاہر کرنا

۸۔ فرشتے کا کوئی ایسا آلہ مخصوص لے کر چلنا جو روح نکالنے میں مدد دیتا ہو۔ حالانکہ قوت ملکوتیہ کسی آلے کی محتاج نہیں اور یہ چیز نص قطعی کے خلاف ہے بلکہ قوت ملکوتیہ ایسی ہے اگر ایک آواز بھی لگائے تو بستیوں کی بستیاں برباد ہو جاتی ہیں یہ سب چیزیں کفر اور ارتداد ہیں جو آدمی ان کو شائع کرتا ہے یا ان کا معاون کسی واسطہ سے بنتا ہے وہ کافر و مرتد ہے ایسے شخص پر توبہ تجدید ایمان تجدید نکاح ضروری ہے اولین حق حکومت کا ہے کہ ایسی فلمیں شائع کرنے والوں کے خلاف کاروائی کرے دوسرا حق علماءِ و مشائخ کا ہے کہ اس کے خلاف آواز اٹھائیں اور عوام الناس کو شعور دلائیں کہ ایسی فلمیں دیکھنے سے کلی طور پر اجتناب کریں۔

حررہ: مفتی مظہر اللہ سیالوی